133329 ـ انیمیا المنجلیة (Sickle cell anemia) مرض کے شکار کی شادی کا حکم

سوال

اسلام میں انیمیا المنجلیۃ جیسی بیماری کے شکار مرد و عورت کی شادی کا کیا حکم ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

انیمیا المنجلیۃ یہ ایك قسم کی وراثی بیماری ہے جو خون کے سرخ سیل میں تبدیلی سے پیدا ہوتی ہے اور خون کے سرخ سیل ہلالی شکل میں ہو جاتے ہیں، جو آکسیجن کی کمی سے ہوتی ہے.

اس کی علامات یہ ہیں:

- سرخ خونی خلایا کی عمر کم ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں خون کی مستقل کمی کا شکار ہو جاتا ہے، اور اس طرح نشو و نما میں نقص پیدا ہوتا ہے، اور نشاطات کی قدرت و استطاعت نہیں رہتی.

- جوڑوں اور ہڈیوں میں شدید درد رہتا ہے، اور بعض اوقات تو دماغ اور پھیپھڑوں کو ملنے والی خونی خوراك بھی بند ہو جاتی ہے.

- ہڈیوں کھائی جاتی ہیں، اور خاص کر گھٹنوں کی چکنی ہڈي، اور بعض اوقات تلی بڑی ہو جاتی ہے جس کی بنا پر وہ اپنا کام کرنا چھوڑ دیتی ہے.

- یہ بیماری اپنے ساتھ خونی خلایا کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار کر دیتی ہے، اور یہ غالبا جلن کی بنا پر ہوتی ہے، اور کافی حد تك آنکھیں زرد ہو جاتی ہیں، اور ہیموگلبین میں شدید کمی واقع ہو جاتی ہے، جو خون لگانے تك جا پہنچتی ہے.

اس بیماری کے میں مبتلا وہ شخص جس پر یہ علامات ظاہر نہ ہوں اس کا صحیح و تندرست شخص سے شادی کرنا جائز ہے اور اولاد بھی پیدا کر سکتا ہے.

لیکن اس بیماری میں متبلا شخص کا کسی صحیح شخص سے شادی کرنا خطرناك ہے، کیونکہ اس کے بچوں کو بھی

یہ بیماری لاحق ہو سکتی ہے.

مزید آپ درج ذیل لنك كی سرچ کریں:

https://bit.ly/3AWyX1U

دوم:

بلاشك و شبہ نكاح كے مقاصد میں نیك و صالح اولاد پیدا كرنا اور امت محمدیہ میں اضافہ كرنا شامل ہے، جیسا كہ حدیث میں بھی وارد ہے:

معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ:

" ایك شخص رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے پاس آیا اور عرض كیا:

مجھے ایك حسب و نسب اور خوبصورت عورت ملی ہے لیكن وہ بچے پیدا نہیں كر سكتی، كیا میں اس سے شادی كر لوں؟

نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ كرو.

پھر وہ شخص دوبارہ آیا تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع كر دیا، اور پھر جب تیسری بار آیا تو نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم ایسی عورت سے شادی كرو جو زیادہ محبت كرنے والی ہو، اور زیادہ بچے جننے والی ہو، كیونكہ میں تمہارے ساتھ امتوں میں كثرت چاہتا ہوں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2050) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1784) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اس كی تكمیل یہ ہے كہ یہ اسی صورت میں ہو سكتا ہے جب ایسی اولاد پیدا كی جائے تو صحیح و تندرست ہو اور شرعی امور سرانجام دے سكے.

جب رشتے كرنے والے دونوں مرد و عورت كو علم ہو كہ ان كی شادی كے نتیجہ میں بیمار اور مرض كا شكار اولاد پیدا ہو گی تو ان كے لیے بہتر یہی ہے كہ وہ اس وقت شادی نہ كریں تا كہ متوقع خرابی پیدا نہ ہو، اور امت مسلمہ كو ضرر و نقصان كم ہو سكے، اور بیماری اور مریض اولاد كی دیكھ بھال میں انہیں جو مصیبت و تنگی اٹھانا پڑے وہ اس

سے بھی محفوظ رہیں.

لیکن جواز کے اعتبار سے اس طرح کے مرض کے شکار افراد کے لیے شادی کرنا صحیح اور جائز ہے، چنانچہ اس مرض کا شکار شخص صحیح فرد سے شادی کر سکتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ جب وہ قبول کر لے اور انہیں اولاد نہ پیدا کرنے پر متفق ہونے کا حق حاصل ہے.

اور کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ اس مرض کا دوسرے کے علم میں لائے بغیر شادی کرے، بلکہ اسے واضح کرنا ہو گا کیونکہ دھوکہ دینا اور چھپانا حرام ہے.

واللہ اعلم .